الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

روئیداد مناظرہ راولپنڈی



منجانب:- انجمن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (رجسٹرڈ) سانگلہ ہل شیخوپورہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم*

ناظرین کرام : ہم اہلسنّت و جماعت حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے محافل گیارھویں شریف کا اہتمام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نظارہ کرتے ہیں۔ راولپنڈی کے وہابیوں نے ہمیں بار بار کہا کہ یہ "یہ گیارھویں شریف" حرام ہے بلکہ مردار اور خنزیر سے بھی بدتر ہے۔ (معاذ اللہ) ہم ثابت کرنے کو تیار ہیں بلکہ ہم اس پر آپ اہلسنّت و جماعت کو باقاعدہ مناظرہ کی دعوت دیتے ہیں۔ وہابیوں کے زیادہ تنگ کرنے پر ہم نے ترجمان اہلسنّت مناظراسلام حضرت مولانا محمد سعید احمد اسعد ناظم اعلیٰ جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد سے رابطہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا "ان کا چیلنج ضرور قبول کرنا چاہیے تاکہ حق کا بول بالا ہو اور باطل کا منہ کالا ہو۔"

اسی دوران 12 دسمبر 1993ء وہابیوں کے مولوی محمد عبدالستار بھٹی کی تحریر بھی موصول ہوئی جس میں 15 جنوری 1994ء سے پہلے پہلے سید شبیر حسین شاہ صاحب کے مکان پر مناظرہ کے انعقاد کی دعوت دی گئی۔ ہم نے مناظراسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد کے مشورہ سے 13 جنوری 1994ء بروز جمعرات سید شبیر حسین شاہ صاحب گیلانی کے مکان پر مناظرہ کا چیلنج قبول کیا۔ ہمارے چیلنج قبول کرنے کے بعد وہابیوں نے پینترا بدلا اور ہم سے اصرار کیا کہ اس مناظرہ میں مدعی اہلسنّت ہوں گے نہ کہ وہابیہ' ہم نے مناظراسلام سے پھر رابطہ قائم کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اصولی طور پر تو اس مسئلہ میں مدعی وہابیہ ہیں لیکن صرف مناظرہ کے انعقاد کی خاطر وہابیوں کو فرار کا موقع نہ دینے کی خاطر ہم ان کی اس بے اصولی بات کو بھی قبول کرنے کو تیار ہیں۔ خدا خدا کر کے 13 جنوری 1994ء کی بابرکت گھڑیاں آگئیں ایک رات قبل ہی مناظراسلام اپنے شاگردان اور تقریباً گیارہ من کتب کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ شیخ الحدیث و تفسیر استاذالعلماء حضرت مولانا مفتی محمد اشرف صاحب مراڑیاں شریف گجرات بھی ہم پر کمال مہربانی فرماتے ہوئے مناظراسلام کے ہمراہ تشریف فرما ہو گئے۔ دن کے دس بجے شبیر شاہ صاحب کے مکان پر یوں گفتگو شروع ہوئی۔

وہابیوں کی طرف سے مولوی احسن فاروقی نے اہلسنّت سے پوچھا آپ کی طرف سے صدر مناظرہ' مناظر اور معاون کون کون ہوں گے؟

مناظر اسلام مولانا اسعد : ہماری طرف سے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری دامت برکاتہم العالیہ صدر مناظرہ ہوں گے جبکہ محمد سعید احمد اسعد بطور مناظر گفتگو کروں گا۔ آپ بھی اپنے صدر اور مناظر کا اعلان فرمائیں۔

فاروقی : ہماری طرف سے حضرت مولانا پروفیسر طالب الرحمان صاحب مناظر ہوں گے جبکہ میں صدر کے فرائض سرانجام دوں گا۔ اسعد صاحب آپ نے اپنے مناظرہ ہونے کا اور مفتی صاحب کے صدر ہونے کا اعلان تو کیا اپنے معاون کا اعلان بھی فرمائیں تاکہ ہم بھی اپنے معاون کا اعلان کریں۔

مناظر اسلام : معاون کا معنی ہوتا ہے مددگار، دیکھ لیجئے کہیں معاون مقرر کرنے پر آپ کی توحید میں فرق تو نہیں آجائے گا؟ کہیں یہ عمل **ایاک نعبد وایاک نستعین** کی مخالفت تو نہیں ٹھہرے گا؟

فاروقی : کھسیانی ہنسی ہنس کر خاموش ہو گئے۔

پروفیسر طالب الرحمان : اس مناظرہ گیارھویں شریف میں مدعی آپ ہوں گے۔

مناظرہ اسلام : اگر تو آپ نے اصولی مناظرہ کرنا ہے تو پھر بہرحال مدعی آپ ہوں گے اور اگر آپ نے بے اصولی کا مظاہرہ کرنا ہے تو ہم صرف مناظرہ کی خاطر آپ کی اس بے اصولی کو قبول کرتے ہوئے مدعی بننے کو تیار ہیں۔

پروفیسر طالب الرحمان : نہیں، نہیں آپ مدعی ہیں کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ "گیارھویں شریف" حلال اور جائز ہے۔

مناظر اسلام : پروفیسر صاحب مجھے افسوس ہے کہ آپ کو مدعی کا معنی اور مفہوم بھی یاد نہیں۔ دیکھئے، یہ میرے ہاتھ میں فتاوی ثنائیہ ہے اس کی جلد پہلی ہے صفحہ نمبر 116 ہے اس میں آپ ہی کے ایک بزرگ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں "جواز کے خلاف دعویٰ کرنے والا مدعی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت شرح شریف میں دکھا دے۔"

پروفیسر طالب الرحمان : پریشان ہو کر، ہم ثناء اللہ کو نہیں مانتے۔ بہرحال مدعی آپ ہی ہوں گے۔

مناظر اسلام : یہ تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ہم صرف مناظرہ کی خاطر آپ کی یہ بے اصولی تسلیم کرتے ہوئے مدعی بننے کو تیار ہیں۔ وقت اور دیگر چھوٹی موٹی باتیں طے کرنے کے بعد مناظرہ شروع ہوا۔

مناظرہ اسلام نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ خطبہ اور درود و سلام پڑھنے کے بعد جو دلائل پیش فرمائے ان کو ہم ترتیب وار پیش کر رہے ہیں اگرچہ یہ دلائل دوران مناظرہ وقفہ وقفہ کے بعد مختلف تقاریر میں پیش کئے گئے۔

حضرات! آج کے مناظرہ کا موضوع ہے "حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے نام کی گیارھویں جو ہم اہلسنّت دیتے ہیں وہ حرام ہے یا حلال" آئیے سب سے پہلے میں یہ عرض کر دوں کہ ہم گیارھویں شریف کسے کہتے ہیں۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال مبارک 11 ربیع الاخر 561ھ کو ہوا۔ اس مناسبت سے وہ پاک و ہند میں "گیارھویں والے پیر" کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ اب جو بھی مسلمان حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ﷫ کو ایصال ثواب کرتا ہے ہم اسے گیارھویں شریف کہتے ہیں، خواہ یہ ایصال ثواب کسی بھی تاریخ کو کیا جائے۔ جب آپ نے یہ بات اچھی طرح سمجھ لی کہ گیارھویں شریف صرف اور صرف حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصال ثواب کا نام ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تو آئیے اب دیکھتے ہیں کہ یہ گیارھویں شریف حلال ہے یا حرام؟

ہمارے نزدیک جس چیز سے بھی اللہ تعالیٰ نے یا اس کے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں فرمایا ہے وہ چیز حلال اور جائز ہے۔ دیکھئے یہ میرے ہاتھ میں ابوداؤد شریف کی جلد نمبر2 اور صفحہ 183 ہے۔ اس کا ترجمہ بھی میں اپنی طرف سے نہیں کرتا خود وہابی حضرات ہی کے ایک بڑے عالم علامہ وحیدالزمان کا ترجمہ پڑھ کر سنا رہا ہوں جو کہ ترجمہ سنن ابوداؤد از علامہ وحید الزمان جلد نمبر3 صفحہ 185 پر یوں مرقوم ہے۔

" ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ بعض چیزیں کھاتے تھے اور بعض کو برا جان کر چھوڑ دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معبوث فرمایا اور آپ پر قرآن پاک نازل کیا۔ حلال کو حلال اور حرام کو حرام کیا۔ لہٰذا جو اس نے حلال کیا وہ حلال اور جو حرام کیا وہ حرام ہے اور جس سے سکوت فرمایا

وہ معاف ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ " اے محمد ﷺ ! آپ فرما دیجئے میں وحی شدہ چیزوں میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا۔ سوائے مردار' بہتے ہوئے خون' سور کے گوشت کے کیونکہ وہ ناپاک ہے اور اس جانور کے جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے۔"

حاضرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حرام چیزوں کی لسٹ عطا فرما دی ہے جو چیز اس لسٹ کے اندر موجود ہے وہ تو حرام ہے اور جس چیز کا ذکر اس لسٹ میں موجود نہیں وہ قطعاً حرام نہیں ہے۔

آیئے اب میں آپ کی خدمت میں اس حدیث کی توثیق اور مزید توضیح بھی بیان کرتا چلوں۔ یہ میرے ہاتھ میں "تنقیح الرواۃ" کی جلد نمبر3 صفحہ نمبر201 ہے۔ یہ کتاب وہابیوں کے ایک بڑے عالم احمد حسن صاحب دہلوی کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں **رجالہ کلھم ثقات خرجہ ایضاً ابن مردویہ والحاکم و صحیحہ** اس حدیث کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ اس حدیث کو محدث ابن مردویہ نے بھی بیان کیا ہے اور امام حاکم نے بھی اور امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

ایک اور وہابی عالم شمس الحق صاحب عظیم آبادی اسی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں **وفیہ تنبیہ علی ان التحریم انما یعلم بالوحی لابالھوی - والحدیث یدل علی ان الاشیاء اصلھا علی الاباحتہ** " اس میں اس بات کی تنبیہہ کی ہے کہ کسی بھی چیز کی حرمت صرف وحی سے ہی معلوم ہو سکتی ہے' اپنی خواہش سے نہیں اور یہ حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ہر چیز اصل میں جائز ہے۔ (عون المعبود شرح ابوداؤد جلد نمبر3 صفحہ 417)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں :

غرض وے رضی اللہ عنہ از تلاوت ایں آیت آں بودہ است کہ بدانند کہ تحریم نیست مگر بوحی - ووحی گاہے جلی است وگاہے خفی " حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت کریمہ اس غرض سے تلاوت فرمائی تاکہ (سب کو) پتہ چل جائے کہ چیز صرف وحی سے حرام ہوتی ہے اور وحی کبھی جلی ہوتی ہے کبھی خفی " (اشعۃ اللمعات جلد

نمبر3 صفحہ 479)

معلوم ہوا کہ جس چیز کو وحی الٰہی حرام قرار نہ دے وہ چیز حرام نہیں ہوتی۔ میں پروفیسر طالب الرحمان صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ صرف ایک آیت کریمہ ایسی تلاوت کریں جس میں یہ صاف صاف لکھا ہو کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے لئے ایصال ثواب حرام ہے۔ ایک حدیث ایسی پڑھیں جس میں یہ لکھا ہو کہ گیارھویں شریف حرام ہے۔ اگر ایک بھی ایسی آیت یا حدیث ہمیں دکھا دی جائے تو خدا کی قسم ہم گیارھویں شریف چھوڑ دیں گے۔ ورنہ آپ کے کہنے سے یہ گیارھویں شریف حرام نہیں ہو سکتی۔

وہابیہ کے بڑے عالم احمد حسن دہلوی لکھتے ہیں **وفی الباب عن ابی الدرداء رفعہ بلفظ ما احل اللہ فی کتابہ فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو فاقبلو من اللہ عافیتۃ فان اللہ لم یکن ینسی شیئا و تلا وما کان ربک نسیا اخرجہ البزار وقال سندہ صالح والحاکم و صحیحہ**

اسی طرح کی ایک مرفوع حدیث حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے وہ حلال ہے اور جس چیز کو اس نے حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عافیت قبول کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھولتا نہیں ہے۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی " اور تیرا رب بھولتا نہیں ہے " اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند صالح ہے۔ حاکم نے بھی اس کو روایت کیا اور اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (تنقیع الرواۃ جلد نمبر3 صفحہ 201)

یہی وہابی عالم سنی اسی آیت کریمہ "قل لااجد" کی تفسیر نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں " اوپر ذکر تھا کہ حرام وہی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ سے حرام کیا ہے۔ انسان کو کسی چیز کے حرام ٹھہرانے کا اختیار نہیں ہے۔" (احسن التفاسیر جلد نمبر2 صفحہ 212)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلت و حرمت کا ضابطہ یہی بیان فرمایا ہے کہ جس چیز کو وحی نے حرام کیا ہے وہی حرام

ہے اور جس چیز کی حرمت پر وحی مہر نہیں وہ حلال ہے' حلال ہے' حلال ہے۔

حلت و حرمت کے اس ضابطہ کو وہابیہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً احسان الٰہی ظہیر کے ایک استاد ابوالبرکات احمد کے "فتاویٰ برکاتیہ" میں یوں مرقوم ہے۔

سوال : کیا گردے اور کپورے حلال ہیں؟ حلت و حرمت کی دلیل بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ سائل رحمت اللہ گھمن گوندالانوالہ

جواب : ان دونوں کے حلال ہونے کی دلیل یہی ہے قرآن و حدیث نے ان سے منع نہیں کیا۔ ہر چیز کی اصل حلت ہے اگر قرآن و حدیث میں کسی چیز کی حرمت نہ بیان کی گئی ہو تو وہ حلال ہوتی ہے۔ (الراقم : ابوالبرکات احمد فتاویٰ برکاتیہ صفحہ 308)

اصل اشیاء میں واقعی اباحت ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ صفحہ 187)

وہابیہ کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاویٰ ثنائیہ میں بھی یہ الفاظ موجود ہیں۔

سوال : جس جائے نماز پر امام نماز پڑھاتا ہے اگر اس جائے نماز کو علیحدہ فرش پر بچھا کر ہم نماز پڑھ لیں تو ہماری نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب : جائز ہے' منع کی کوئی دلیل نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب تک منع نہ کروں منع مت سمجھو (جلد 24 صفحہ 16 - 17)

شرفیہ : مولانا کا اشارہ اس حدیث شریف کی طرف ہے **ذرونی ماترکتم فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم (الحدیث) اخرجہ احمد و مسلم و النسائی و ابن ماجہ** (ابوسعید شرف الدین) (فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر1 صفحہ 522)

سوال : کچھوے کا کھانا جائز ہے یا نہیں' یہ حلال ہے یا حرام مفصل جواب دیں۔

جواب : کچھوا حلال ہے' بحکم قرآن مجید **قل لا اجد فی مااوحی الی محرما الخ** (18 جولائی 47ء فتاویٰ ثنائیہ جلد 2 صفحہ 133)

معلوم ہوا کہ حلت و حرمت کے اس ضابطہ کو وہابیہ کے اکابر نے بھی تسلیم کیا ہے۔

اسی ضابطہ کی رو سے بھی "گیارھویں شریف" حلال ہے۔ اس لئے کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں فرمایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

" اعظم المسلمین جرما من سئل عن شیی لم یحرم فحرم من اجل مسئلۃ " مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جو حرام نہ تھی' پھر اس کے مسئلہ پوچھنے پر وہ چیز حرام کر دی گئی۔ (تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 106)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا **ان اللّٰہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحد حدوداً فلا تعتدوھا و حرم اشیاء فلا تنتھکوھا و سکت عن اشیاء رحمۃ بکم غیر نسیان فلاتسئلو عنھا"** " بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں انہیں ضائع مت کرو اور کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں ان پر زیادتی نہ کرو' کچھ چیزیں حرام فرمائی ہیں ان کے قریب بھی نہ بھٹکو اور کچھ چیزوں سے سکوت اختیار فرمایا ہے یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھول گیا تھا بلکہ فقط تم پر رحمت فرماتے ہوئے سکوت فرمایا اس لئے ان کے بارہ میں سوال مت کرو۔ (یہ حدیث صحیح ہے) (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر2 صفحہ 106)

حدیث شریف میں ہے **کل شیی لک مطلق حتی یردفیہ نھی** " ہر چیز کا کرنا تجھ کو روا ہے یہاں تک کہ اس کے ممانعت میں کچھ وارد نہ ہو جائے۔" (لغات الحدیث جلد نمبر3 صفحہ 38 کتاب ط از وحید الزمان)

پروفیسر طالب الرحمان : اسعد صاحب یہ تقریر کر کے تو آپ خود پھنس گئے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں "گیارہ شریف" کو حرام کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے **وما اھل بہ لغیراللّٰہ** (جس چیز پر غیراللہ کا نام آجائے وہ بھی حرام ہے) یہ گیارھویں آپ پیر عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے نام کی دیتے ہو اس لئے یہ بھی حرام ہے۔

نوٹ : پروفیسر طالب الرحمان نے چھ گھنٹے کے مناظرہ میں تقریباً ہر ٹرن میں اسی بات کو دھرایا۔ اسی آیت کریمہ کو گیارھویں شریف کی حرمت کی دلیل بار بار قرار دیتا رہا۔

مناظر اسلام : میں یہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہمارے نزدیک گیارھویں شریف صرف اور صرف حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ غوث اعظم کے نام سے بھی معروف ہیں کو ایصال ثواب کا نام ہے کسی اور چیز کا نہیں۔ " پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی گیارھویں " کا یہی معنی ہے چونکہ یہ گیارھویں شریف ہم دلواتے ہیں۔ اس لئے اس کی تشریح اور توضیح کا حق بھی صرف ہم کو ہے۔ آپ کو نہیں ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ

گیارھویں شریف میں بھی عبادت صرف اللہ کی ہے، غوث پاک ؒ کا نام نامی اسم گرامی صرف اور صرف ان کو ایصال ثواب کے لئے لیا جاتا ہے۔ پروفیسر طالب الرحمٰن صاحب کے پاس ہمارے دلائل کا تو جواب ہے نہیں صرف وقت گذارنے کے لئے **وما اھل بہ لغیر اللہ** آیت کریمہ تلاوت کی ہے حالانکہ اس کا معنی خود وہابیہ ہی کے ایک بڑے عالم علامہ وحید الزماں کی زبان سے پڑھ کر سنا چکا ہوں " اور سوائے اس جانور کے جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا جاوے " (ترجمہ سنن ابوداؤد جلد 3 صفحہ 185) آیت کا یہی ترجمہ حق ہے اور یہی ترجمہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفسیر سے لے کر تفسیر جلالین تک میں مذکور ہے۔ پروفیسر طالب صاحب اگر اسی پر بضد ہیں کہ آیت کریمہ کا یہی معنی ہے کہ " ہر چیز جس پر غیر اللہ کا صرف نام ہی آجائے تو وہ بھی حرام ہے " تو پھر کائنات کی اکثر اشیاء کو حرام قرار دینا پڑے گا۔

دیکھئے ! قرآن حکیم مقدس کلام الٰہی ہے لیکن اس کی سورتوں پر غیر اللہ کا نام آتا ہے اور وہ انہیں غیر اللہ کے ناموں سے ہی معروف ہیں۔

مثلاً سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ النساء، سورۃ مائدہ، سورۃ ابراہیم اگر صرف غیر اللہ کے نام آنے کی وجہ سے چیز مردار اور سور سے بھی بدتر ہو جایا کرتی تو خدا کی قسم قرآن حکیم کی مقدس سورتوں کے نام غیر اللہ کے ناموں پر نہ رکھے جاتے۔ مساجد پاک اور مقدس مقامات ہیں لیکن پھر بھی غیر اللہ کا نام آتا ہے اور یہ مساجد غیر اللہ کے ناموں سے ہی معروف ہیں۔

مثلاً مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی، مسجد قباء، مسجد قبلتین، مسجد بلال، مسجد ابوبکر، مسجد عمر، مسجد عثمان، مسجد علی، مسجد فاطمہ وغیرہ۔ اگر غیر اللہ کے نام پر مشہور ہونے کی وجہ سے چیز مردار اور سور سے بھی بدتر ہو جاتی تو ان مساجد کو غیر اللہ کے نام پر مشہور نہ کیا جاتا۔

نماز، روزہ، کھانے پینے کی چیزوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ دیکھئے صحیح بخاری شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا **احب الصلوۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد۔ احب الصیام الی اللہ صیام داؤد** " اللہ کی بارگاہ میں محبوب ترین نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب ترین روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 486)

اگر حضرت داؤد کی نماز، حضرت داؤد کا روزہ کہنا جائز ہے غیر اللہ کا نام آنے کی وجہ سے اس نماز و رزہ میں نجاست نہیں گھس جاتی تو حضرت سیدنا غوث اعظم ؓ کی مجلس ایصال ثواب پر "گیارھویں شریف" کا نام بھی قطعاً مضر نہیں ہے۔ حدیث کی سب کتابیں غیر اللہ ہی کے ناموں پر معروف ہیں۔

مثلاً بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ، موطا امام مالک، موطا امام محمد، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ اگر غیر اللہ کا نام آجانے سے چیز مردار اور خنزیر سے بھی بدتر ہو جاتی ہے تو یہ آپ کا جامعہ سلفیہ، جامعہ محمدیہ، احسان الٰہی ظہیر کانفرنس، ان کو بھی مردار سے بدتر کہنا پڑے گا۔

اے گروہ وہابیہ اچھی طرح کان کھول کر سن لو مکہ کے مشرک اپنے کچھ مخصوص جانوروں کو بتوں کے نام پر نامزد کر کے چھوڑ دیتے تھے۔ پھر ان کا دودھ پینا، ان کا گوشت کھانا حرام سمجھتے تھے، خداوند قدوس نے آیت کریمہ نازل فرمائی **قل ھلم شھداء کم الذین یشھدون ان اللہ حرم ھذا** آپ فرمائیے لاؤ اپنے گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے حرام کیا اسے۔ (پ 8 الانعام 150)

وہابی عالم احمد حسن صاحب دہلوی لکھتے ہیں :

آگے فرمایا کہ اے رسول اللہ ! کے ان لوگوں سے یہ بھی کہہ دو کہ آسمانی کتاب کی سند یہ لوگ اپنے ڈھنگوں کے اچھے ہونے پر نہیں پیش کر سکتے تو اپنے کلام کی تائید میں کوئی گواہ لائیں جو آن کر یہ کہدے کہ اللہ تعالیٰ نے بتوں کے نام جانوروں کو حرام کیا ہے۔ (احسن التفاسیر جلد 2 صفحہ 214)

وہابیوں کے ہی ایک عالم قاضی شوکانی تفسیر میں لکھتے ہیں :

عن مجاھد فی قولہ (سیقول الذین اشرکوا) قال، ھذا قول قریش ان اللہ حرام ھذا، ای لبحیرۃ والسائبۃ والوصیلۃ والحام <حضرت مجاہد ؓ فرماتے ہیں کہ یہ قریش کہتے تھے کہ بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام ان جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔" (تفسیر فتح القدیر جلد 2 صفحہ 176)

اگر جانور پر بت کا نام آنے سے جانور حرام نہیں ہوتا تو ایصال ثواب کے لئے کسی بھی چیز پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام آجائے وہ کس طرح حرام ہو سکتی ہے حالانکہ بت دشمن خدا ہے اور غوث پاک محبوب خدا۔

پروفیسر طالب الرحمان : اسعد صاحب یہ بات بالکل غلط ہے بحیرہ اور سائبہ وغیرہ جانور بتوں کے نام پر قطعاً نامزد نہیں ہوتے تھے یہ آپ کا افتراء ہے۔ اور نہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں فرمایا ہے کہ میں خدا نے ان بحرہ سائبہ وغیرہ کو حرام کیا ہے۔

مناظر اسلام : آپ وہابیہ کے آج کل سب سے بڑے مناظر سمجھے جاتے ہو، آپ کو ابھی تک یہ بھی علم نہ ہو سکا کہ بحیرہ اور سائبہ وغیرہ کن جانوروں کو کہا جاتا ہے۔ دیکھئے میرے ہاتھ میں بخاری شریف ہے کی جلد نمبر2 صفحہ 665 ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے **البحیرۃ التی یمنع درھا للطوا غیت فلا یحلبھا احد من الناس ولا سائبۃ التی کانوا یسیبونھا لا لھتھم** " بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک لیا جائے یعنی کوئی اس کا دودھ نہ دوھے اور سائبہ وہ جانور ہے جس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں۔" (ترجمہ از علامہ وحیدالزمان وہابی **تیسیرالباری** جلد 2 صفحہ 116)

معلوم ہوا کہ سائبہ، وصیلہ وہی جانور ہیں جن کو وہ بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ان جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے **ماجعل اللّٰہ من بحیرۃ ولا سائبہ ولا وصیلۃ ولا حام** " نہیں مقرر کیا اللہ تعالیٰ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام " (پ 7 المائدہ 103)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے **ماجعل** کا ترجمہ کیا ہے (ماحرم) یعنی اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام کیا ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 8 صفحہ 283)

ان بتوں کے نام پر نامزد جانوروں کو جب اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کیا بلکہ ان جانوروں کو پاکیزہ رزق قرار دیا ہے تو گیارھویں والے پیر کے نام کی ایصال ثواب کی چیز کیسے حرام ہو جائے گی۔

ارشاد ربانی ہے : **قل من حرم زینۃ اللّٰہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق قل ھی اللذین آمنوا** " آپ فرمائیے کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو پیدا کی اس نے اپنے بندوں کے لئے اور اس نے حرام کئے لذید پاکیزہ کھانے، آپ فرمائیے یہ چیزیں ایمان والوں کے لئے ہیں۔" (پ 18 الاعراف 32)

یہ پاکیزہ کھانے کن کو کہا گیا ہے؟ ابن جریر میں ہے :

والطیبات من الرزق وھو ماحرم اہل الجاھلیۃ علیھم من اموالھم من البحیرۃ والسائبۃ والوصیلۃ والحام " حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں لذیذ پاکیزہ کھانے اور ان جانوروں کو کہا گیا ہے جن کو اہل جاہلیت نے اپنے آپ پر حرام کر دیا تھا یعنی بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام "۔ (تفسیر ابن جریر جلد 8 صفحہ 121)

نیز ارشاد ربانی ہے : **یاایھا الناس کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً ولا تتبعوا خطوات الشیطن** " اے انسانو! کھاؤ اس سے جو زمین میں ہے حلال اور پاکیزہ اور شیطان کے قدموں پر قدم نہ رکھو۔" (پ 2 البقرہ 168)

اس آیت کریمہ میں " حلال طیب " جس چیز کو کہا گیا ہے دیگر مفسرین کے علاوہ وہابیہ کے عالم احمد حسن صاحب دہلوی لکھتے ہیں۔ " مشرکین مکہ نے اپنے رسم و رواج کے طور پر بعض جانوروں کو اپنے اوپر حرام ٹھہرا لیا تھا۔" (احسن التفاسیر جلد 1 صفحہ 140)

ابن کثیر میں ہے : **ونھاھم عن اتباع خطوت الشیطن وھی طرائقہ و مسالکہ فیما اضل اتباعہ فیہ من تحریم البحائر والسوائب والوصائل و نحوھا**" اللہ تعالیٰ نے شیطان کے طریقہ اور مسلک کی اتباع سے انسانوں کو منع فرمایا ہے۔ بحیرہ، سائبہ، وصیلہ وغیرہ جانوروں کو حرام قرار دینا یہ شیطان کا طریقہ ہے اور اس نے اپنے پیروکاروں کو اس مسئلہ میں بھی گمراہ کر رکھا ہے۔" (تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 203)

دلائل قاہرہ سے معلوم ہوا کہ بتوں کے نام پر نامزد جانور بھی حرام نہیں ہے۔ اس کو حرام سمجھنا شیطان کے چیلوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ان جانوروں کو حلال طیب کہہ رہا ہے۔ اللہ کے نام پر ان جانوروں کو ذبح کر کے کھایا جا سکتا ہے تو ایصال ثواب کے لئے غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی گیارھویں شریف کس طرح حرام ہو سکتی ہے۔

پروفیسر طالب الرحمان : اسعد صاحب میں پھر زور دے کر کہہ رہا ہوں کہ آپ کی گیارھویں شریف **وما اھل بہ لغیر اللّٰہ** میں داخل ہے۔ ہم اہلحدیث اس گیارھویں شریف کو مردار اور خنزیر سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔ اسعد صاحب تم نے ابھی تک گیارھویں شریف کی حلت پر ایک بھی دلیل پیش نہیں کی اور نہ ہی پیش کر سکتے ہو۔

مناظرِ اسلام مولانا محمد سعید احمد سعد : مجھے انتہائی افسوس ہے کہ میں نے تو قرآن و

سنت کے دلائل کے انبار لگا دیئے اور کتاب و سنت کی روشنی میں اور آپ کے اکابر کی تحریروں کی روشنی میں حلت و حرمت کا ضابطہ پیش کر دیا اور ثابت کیا ہے کہ جب تک کسی چیز کے حرام ہونے پر وحی کی مہر نہ لگے وہ چیز حلال ہے' طیب ہے اور آپ بڑی ڈھٹائی کے ساتھ فرما رہے ہیں کہ میں نے گیارھویں شریف کی حلت پر ایک دلیل بھی پیش نہیں کی حالانکہ جب تک آپ گیارھویں شریف کے حرام ہونے پر وحی الٰہی کی مہر نہیں دکھائیں گے گیارھویں شریف حلال رہے گی' حلال رہے گی۔

پروفیسر طالب الرحمان : میں پھر کہتا ہوں کہ یہ گیارھویں شریف سور اور مردار سے بھی بدتر حرام ہے کیونکہ اس پر غیراللہ کا نام آیا ہے اور رہا آپ کا یہ ضابطہ تو آپ کے فقہاء نے اسی ضابطہ کی رو سے یہی آیت کریمہ **قل لا اجدفیما اوحی الی** لکھ کر ہی نماز میں ہوا خارج کرنے کو جائز بتایا ہے یہی آیت لکھ کر آپ کے فقہاء نے شراب پینے کو حلال ٹھہرایا ہے' یہی آیت لکھ کر اسی ضابطہ کی رو سے کتا گود میں لے کر نماز پڑھنے کو حلال ٹھہرایا ہے۔

مناظرہ اسلام مولانا محمد سعید اسعد : پروفیسر صاحب آپ کے سامنے مناظرہ کے لئے محمد سعید احمد اسعد بیٹھا ہوا ہے مولانا مفتی محمد اشرف صاحب تشریف فرما ہیں آپ کا خیال ہے کہ آپ جھوٹے حوالے دے کر بددیانتی کا مظاہرہ کر کے جیت جائیں گے۔ فقیر اپنے بزرگوں کا دامن پکڑ کر عرض کرتا ہے کہ آپ کے ایک ایک جھوٹ کی قلعی کھول کر رکھ دوں گا۔ جایئے پروفیسر صاحب آپ ہمت کیجئے اگر فقہاء نے یہ ضابطہ بیان کر کے یہ آیت کریمہ لکھ کر مذکورہ مسائل کو جائز قرار دیا ہو تو آپ جیتے میں ہارا۔ اٹھو میں اپنا وقت بھی آپ کو دیتا ہوں حوالہ دیجئے بس مناظرہ ختم ہو جائے گا۔

پروفیسر طالب الرحمان : گھبرا کر میں آپ کا وقت لینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

مناظر اسلام مولانا سعید احمد اسعد : پروفیسر طالب الرحمٰن تم جھوٹے بھی ہو اور بددیانت بھی' اس لئے کیوں نہیں اٹھ کر میرا چیلنج قبول کرتے' کیوں یہ حوالے دکھا کر مجھ سے شکست پر دستخط کرواتے' اللہ نے سچ فرمایا **لعنۃ اللہ علی الکاذبین**

جہاں تک آپ کا یہ کہنا ہے کہ گیارہ شریف حرام رہے گی کیونکہ اس پر غیراللہ کا نام آگیا ہے اور یہ **وما اھل بہ لغیر اللہ** میں داخل ہے تو اس کے جواب میں' میں مزید آپ کی تسلی کرانے کو تیار ہوں۔ دیکھئے میرے ہاتھ میں آپ ہی کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا فتاویٰ ثنائیہ ہے اس کو دیکھ لیجئے اور اسی کی بات مان کر گیارھویں شریف کو حرام کہنا چھوڑ دیجئے۔

سوال : کل یہاں ایک جلسہ بنگلور کی مسلم لائبریری کا ہوا جس میں مولوی حاجی غلام محمد شملوی نے لیکچر دیا۔ دوران تقریر گیارھویں اور بارھویں میں برائے ایصال ثواب غرباء کو کھانا وغیرہ کھلانا جائز کہا۔ آپ اس کے عدم ثبوت کے دلائل پیش کریں۔ (نیاز مند سر محمد ہاشم خریدار)

جواب : گیارھویں بارھویں کی بابت فریقین میں اختلاف صرف اتنی بات میں ہے کہ مانعین اس کو غیراللہ سمجھ کر **مااھل لغیراللہ** میں داخل کرتے ہیں اور قائلین اس کو **لغیراللہ** میں نہیں جانتے۔ مولوی غلام محمد صاحب نے دونوں کا اختلاف مٹانے کی کوشش کی ہوگی کہ گیارھویں بارھویں کا کھانا بغرض ایصال ثواب کیا جائے یعنی یہ نیت ہو کہ ان بزرگوں کی روح کو ثواب پہنچے نہ کہ یہ بزرگ خود اس کھانے کو قبول کریں' اس صورت میں واقعی اختلاف اٹھ جاتا ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر2 صفحہ 71 مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور۔)

آیئے آپ کو یہ بھی دکھاتا چلوں کہ ایصال ثواب والی چیز پر غیراللہ کا نام احادیث میں موجود ہے۔

نمبر1 : حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ماں کے ایصال ثواب کے لئے کنواں کھدوایا اور کہا **ھذہ لام سعد** "یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے۔" (ابوداؤد شریف جلد نمبر1 صفحہ 236)

نمبر2 : **قال الحسن فتلک سقایۃ آل سعد بالمدینۃ** (رواہ احمد و النسائی) "امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف میں آل سعد کی سبیل رہی ہے۔" اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ (نیل الاوطار از قاضی شوکانی وہابی جلد 4 صفحہ 104)

نمبر3 : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو مسجد عشار میں دو رکعت پڑھنے کی تاکید کی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ نماز پڑھنے کے بعد یہ بھی کہنا **ھذہ لابی ھریرۃ** "یہ دو

رکعت ابوھریرہ کے ہیں " (ابوداؤد جلد نمبر 2 صفحہ 236) " یعنی ان کا ثواب ابوہریرہ کو پہنچے۔"

نمبر4 : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قربانی فرمائی اور ارشاد فرمایا **اللھم تقبل من محمد و آل محمد و من امة محمد** " اے اللہ ! اس قربانی کا محمدؐ و آل محمدؐ اور امت محمدؐ کی طرف سے قبول فرما۔" (مسلم شریف جلد 2 صفحہ 156) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قربانی کے ثواب میں امت کو بھی شریف فرمایا۔ (نووی علی المسلم جلد نمبر 2 صفحہ 156)

ایصال ثواب حق ہے، مسلم شریف میں پورا باب موجود ہے۔ **باب وصول ثواب الصدقة عن الميت اليه** " باب صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔" (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 324)

وہابیوں کے ایک بڑے عالم قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں پورا باب باندھا ہے **باب وصول ثواب القرب المهداة الموتى** " مردوں کو نیکیوں کا ثواب پہنچتا ہے۔" (نیل الاوطار جلد 4 صفحہ 103)

اس کے بعد 5 حدیثیں نقل کی ہیں جن سے ایصال ثواب ثابت ہوتا ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا ارشاد ہے کہ " اگر مرنے والا مسلمان ہو تو اس کو نیکیوں کا ثواب پہنچتا ہے۔" (ملخصاً ابوداؤد شریف جلد نمبر2 صفحہ 43)

پروفیسر طالب الرحمان : میں پھر کہوں گا کہ گیارھویں شریف مردار اور خنزیر سے بدتر ہے کیونکہ **وما اھل به لغیراللّٰه** میں داخل ہے اور **ماھل به لغیر اللّٰه** کا صحیح معنی یہی ہے " جس چیز پر بھی غیراللہ کا نام آجائے وہ حرام ہے۔"

مناظراسلام مولانا محمد سعید احمد سعد : میں دلائل قاہرہ سے ثابت کر چکا ہوں کہ ایصال ثواب حق ہے اور گیارھویں شریف بھی صرف ایصال ثواب ہی کا نام ہے کسی اور چیز کا نام نہیں۔ اگر آپ اس پر اصرار کرتے ہیں کہ " جس چیز پر بھی غیراللہ کا نام آجائے وہ چیز حرام ہے " تو یہ ترجمہ آپ کو مہنگا پڑے گا۔ آپ کی چھ فٹ لاش پر بھی غیراللہ کا نام آیا ہے یعنی طالب الرحمٰن تو آپ اپنے ترجمہ کی رو سے خود بھی مردار اور خنزیر سے بدتر ہیں۔ آپ کی بیوی پر بھی آپ کا نام آتا ہے تو آپ کی بیوی بھی مردار اور خنزیر سے بدتر ہے۔ آپ کے باپ پر بھی غیراللہ کا نام آتا ہے تو آپ کا باپ بھی مردار اور خنزیر سے بدتر ہے۔ آپ کی دادی پر بھی غیراللہ کا نام آتا ہے تو آپ کی فتویٰ اور ترجمہ کی رو سے آپ کی دادی بھی مردار اور خنزیر سے بدتر ہے۔

اگر گیارھویں شریف مردار اور خنزیر سے بدتر ہے تو آپ کے بزرگ جو اولیاء کاملین کے ناموں کے ختم پڑھتے رہتے ہیں ان کا کیا بنے گا اور ختم لکھنے والے وظیفہ کی اجازت دینے والے وہابی بزرگوں پر کیا فتویٰ لگے گا۔ دیکھئے میرے ہاتھ میں یہ کتاب ہے اس کا نام ہے " کتاب تعویذات " اور اس کے موصوف وہابیوں کے زبدۃ المحدثین نواب صدیق حسن خان بھوپالی ہیں۔ وہ اس کے صفحہ 153 پر لکھتے ہیں :

" ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی " یہ ختم واسطے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے۔ پہلے سو بار درود پڑھے، پھر پانچ سو بار **لاحول والاقوۃ الا باللّٰہ** بلا کم و بیش پھر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو۔ مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح کے لازم کر لو۔

ختم قادریہ : اس کو مشائخ نے واسطے برآمد امر مہم کے مجرب سمجھا ہے۔ عروج ماہ میں پنج شنبہ سے شروع کر کے تین دن تک پڑھے، بسم اللہ مع فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورۃ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرنی پر فاتحہ پڑھ کر ثواب اس کا روح پرفتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کرے۔

دیگر ختم قادریہ : پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے **اللھم صلی علی محمد معدن الجود والکرم وعلی آل محمد وبارک وسلم** پھر شرینی پر فاتحہ شیخ جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھ کر تقسیم کر دے۔

(عوام کی طرف سے نعرہ ہائے تکبیر و رسالت)

احسن فاروقی صدر وہابیہ : یا رسول اللہ والا نعرہ صحابہ نے کبھی نہیں لگایا اگر صحابہ نے یہ نعرہ لگایا ہو تو ہم ابھی شکست لکھ کر دیں گے وگرنہ آپ یہ نعرہ بند کر دیں۔

مناظراسلام مولانا محمد سعید احمد سعد : مجھے تمہارا چیلنج قبول ہے، میرے ہاتھ میں مسلم

شریف کی جلد 2 صفحہ 419 ہے ورقہ کی بائیں طرف اس میں صاف لکھا ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو صحابہ کرام نے مدینہ شریف کی گلیوں بازاروں میں گھوم کر " یامحمد، یارسول اللہ، یامحمد یارسول اللہ، کے نعرے لگائے "

مناظراسلام کا خوش الحانی کے ساتھ مسلم شریف ہاتھ میں لے کر اس عبارت کو پڑھنا تھا کہ وہابیہ کے مرجھائے ہوئے چہرے مزید سیاہ پڑ گئے جبکہ عوام نے پرزور مطالبہ کیا کہ وہابی اپنی شکست اپنے وعدہ کے مطابق تحریر کریں۔ اس پر مولوی طالب الرحمان اور اس کے ساتھی کتابیں اٹھا کر میدان مناظرہ سے چلے گئے۔ عوام نے پرجوش نعرے لگائے، بعد میں وہیں پر جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا پیر سید ذاکر حسین شاہ صاحب، حضرت علامہ مولانا پیر سید ضیاء الحق شاہ صاحب، محترم جناب یحییٰ ملک صاحب نے مناظراسلام مولانا سعید احمد اسعد اور شیخ الحدیث مناظراسلام حضرت مولانا مفتی احمد اشرف صاحب قادری کی صلاحیوں اور خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور زبردست خوشی کا اظہار کیا۔ آخر میں حضرت مولانا مفتی محمد اشرف صاحب قادری اور مناظراسلام کا تہہ دل سی شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ دم میں جب دم ہے انشاء اللہ العزیز اسی طرح حقانیت مسلک اہلسنّت کے ڈنکے بجاتے رہیں گے۔ صلوٰۃ وسلام اور دعا خیر پر یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی ☆

نوٹ : اس مناظرہ کی مکمل کیسٹ بھی دستیاب ہے۔

نیکوکار نماز بھی قائم کرتے ہیں اور راہِ خدا میں خرچ بھی (القرآن)

عزم و استقلال اور جوش و جذبہ کے ساتھ گزشتہ ۱۵ سال سے آپکی خدمت میں سرگرم عمل

انجمن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (رجسٹرڈ) سانگلہ ہل

پہلے سے جاری پروگرام

حفظ و ناظرہ قرآن کیلئے — دار العلوم گلستان مدینہ (پیر آغا جان) * ناظم حافظ محمد اسلم رضوی

ترویج و اشاعت مسلک کیلئے — محافل ذکر نعت و میلاد * سالانہ جلسے اور جلوس ماہانہ، سہ ماہی تربیتی نشستیں

سماجی فلاح و بہبود کیلئے — المصطفیٰ فری ڈسپنسری زیر نگرانی ڈاکٹر عطاء المصطفیٰ چٹھہ میونسپل سٹیڈیم انچارج ڈاکٹر محمد ارشد کھوکھر

مقدس اوراق کے تحفظ کیلئے — قرآن محل میونسپل سٹیڈیم سانگلہ ہل

مستقبل کے منصوبہ جات

لڑکوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے — اسلامی جدید علوم پر مشتمل دار العلوم

لڑکیوں کو دینی تعلیم سے روشناس کرانے کیلئے — اسلامی و جدید علوم پر مشتمل قرآن کالج

گھریلو دستکاری اور ہنر مندی کیلئے — ٹریننگ کالج برائے خواتین

اسلامی تعلیمات سے آگاہی کیلئے — المصطفیٰ پبلک لائبریری

دعوتِ عام

ہمارا عظیم مشن آپ کے سامنے ہے، آیئے جہالت کیخلاف جہاد کریں اور علم و حکمت کے چراغ روشن کریں یہی پیغام ہے یہی دعوت ہے یہی اپیل ہے۔ ہمارے رفیق سفر بن کر اس نیک مشن کو آگے بڑھائیے

دفاتر

مرکزی آفس: تالاب والی مسجد سرکلر روڈ سانگلہ ہل

سٹی آفس: 21 میونسپل مارکیٹ سرکلر روڈ سانگلہ ہل

رابطہ کیلئے: فون صدر 2996 — فون جنرل سیکرٹری 2085

منجانب:- انجمن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (رجسٹرڈ) سانگلہ ہل (شیخوپورہ)

سویلینٹ پرنٹرز لاہور 6315570